

- Dr Muhammad Feroz-ud-Din Shah
- Incharge Department of Islamic Studies
- Sargodha University

## سنن ابو داؤد جلد دوم

### زکوٰۃ کا بیان

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور عرب کے کچھ لوگوں نے اسلام سے روگردانی کی تو (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کرتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرمان ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک وہ یہ شہادت نہ دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں جس نے یہ شہادت دے دی اس نے مجھ سے اپنے جان و مال کو بچا لیا الا یہ کہ اسلام کا حق اس کا خون چاہتا ہو اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہو گا (یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کر دی، حالانکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے بخدا اگر ان لوگوں نے مجھ سے اونٹ کی ایک رسی بھی جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے روکی تو میں ان سے جنگ کروں گا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد جلد ہی مجھے محسوس ہوا کہ اللہ نے جنگ کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ (اپنے فیصلہ میں) حق بجانب ہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ معمر المثنی نے کہا ہے کہ عقلاً ایک سال کا صدقہ ہے اور عقلاً ان دو سال کا صدقہ۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ اس کو رباح بن زید نے بطریق معمر، زہری سے اس کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اس میں عقلاً ہے اور اس کو ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے عنایتاً کہا ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ شعیب بن ابی حمزہ، معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث میں کہا ہے کہ اگر بکری کا ایک بچہ بھی نہ دیں گے (تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا) اور عنبہ نے بواسطہ یونس زہری سے اس حدیث میں لفظ عنایتاً ذکر کیا ہے۔

ابن سرح، سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کا حق زکوٰۃ ہے اور لفظ عقلاً استعمال کیا

### زکوٰۃ کا نصاب

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ اور پھل) میں صدقہ نہیں ہے (صدقہ بمعنی زکوٰۃ ہے)

ایوب بن محمد، محمد بن عبید اور لیس بن یزید، عمرو بن مرہ، ابوسعید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوالجخری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جس پر حاجی مہر لگی ہوتی تھی۔

محمد بن بشار، محمد بن عبد اللہ، صرہ بن ابی منازل، حبیب، عمران بن حصین، حبیب المالکی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمران بن حصین سے کہا اے ابو نجید (یہ عمران کی کنیت ہے) تم ہم سے ایسی حدیث بیان کرتے ہو جس کی اصل ہم قرآن میں نہیں پاتے یہ سن کر عمران بن حصین کو غصہ آگیا اور کہا کہ کیا تم قرآن میں یہ پاتے ہو کہ ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ واجب ہے؟ یا اتنی بکریوں میں ایک بکری کا دینا لازم ہے؟ یا اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ ہے؟ کیا تو ان سب مسائل کی تفصیل قرآن میں پاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں اس پر عمران بن حصین نے کہا تو تو نے یہ مسئلہ کہاں سے اخذ کر لیا کہ جو مسئلہ قرآن میں نہیں اس کی دین میں بھی کوئی حیثیت نہیں ہے تم نے ہم سے سنا اور ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا عمران بن حصین نے کہا اس کے علاوہ بھی چند مثالیں اور بیان کیں۔

## سامان تجارت پر زکوٰۃ ہے

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، ابوداؤد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ان چیزوں میں زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیتے تھے جو ہم فروخت کے لیے رکھتے تھے۔

## کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

ابو کمال، حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، حسین بن عمرو بن شعیب، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے ذریعہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اس کی بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو بڑے بڑے کنگن تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تو ان کنگنوں کی زکوٰۃ دیتی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تجھ کو (زکوٰۃ نہ دینے کی پاداش میں) آگ کے ننگن پہنائے یہ سن کر اس نے فوراً وہ ننگن اتار ڈالے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہیں۔

## کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

محمد بن عیسیٰ، عتاب، ابن بشیر، ثابت بن عجلان، عطاء، ام سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سونے کے اوضاع (ایک قسم کا زیور) پہنا کرتی تھی میں نے پوچھا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ بھی کنز کی تعریف میں آتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مال اتنی مقدار کو پہنچ جائے جس پر زکوٰۃ دینا لازم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی زکوٰۃ دی جائے تو وہ کنز میں شمار نہیں ہوگا۔

## کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

محمد بن ادریس، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن ابو جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء، عبد اللہ بن شداد بن ہاد حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ ہم زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھوں میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میں نے اس لئے بنوائی ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زیب و زینت اختیار کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا نہیں یا وہ کہا جو اللہ کو منظور ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہیں۔

## چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

موسیٰ بن اسماعیل، حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لی جس کے متعلق ان کا بیان تھا کہ اس کتاب کو حضرت انس کے واسطے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا اور اس پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و سلم کی مہر کا نقش تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مصدق (صدقہ یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا تو یہ کتاب ان کو لکھ کر دی تھی اس میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مذکور تھا کہ یہ فرض زکوٰۃ کا بیان ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا مسلمانوں پر لازم قرار دیا ہے پس جس مسلمان سے (اس کتاب میں مذکور تفصیل کے ساتھ) زکوٰۃ طلب کی جائے وہ اس کو ادا کرے اور اگر اس سے زائد طلب کی جائے تو نہ دے جب اونٹ پچیس سے کم ہوں تو اس کی زکوٰۃ بکریاں ہیں اس طرح پر کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو پھر ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے یہ حساب پینتیس اونٹوں تک چلے گا اگر اس کے پاس بنت مخاض نہ ہو تو اس کے بدلہ میں ابن لبون (دو سالہ اونٹ ہے) اور جب چھتیس اونٹ پورے ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (دو سالہ اونٹنی) اور یہ حساب پینتالیس اونٹوں تک چلے گا اور جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی جو گا بھن ہونے کے لائق ہو) واجب ہوگی اور یہ حساب ساٹھ اونٹوں تک چلے گا اور جب اونٹوں کی تعداد اکٹھ تک پہنچ جائے تو پھر ان میں ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) واجب ہوگی اور یہ حساب کچھتر اونٹوں تک چلے گا جب اونٹوں کی تعداد چہتر ہو جائے تب انہیں دو بنت لبون واجب ہوں گی نوے اونٹ تک اور جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقہ ہوں گے جو گا بھن ہونے کے لائق ہوں ایک سو بیس اونٹ تک اور جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا اگر کسی کے پاس وہ اونٹ نہیں ہے جو مذکور ہو مثلاً کسی کے پاس اکٹھ اونٹ ہوں جس پر ایک جذعہ واجب ہوتا ہے مگر اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو وہی لے لیا جائے گا اور اگر مالک (جذعہ نہ ہونے کی صورت میں) حقہ کے ساتھ دو بکریاں یا (حقہ کے بدلہ) بیس درہم دینا چاہے تو لے لیا جائے اور جس شخص کے پاس اونٹوں کی اتنی تعداد ہوگئی جس پر حقہ واجب ہے مگر اس کے پاس حقہ موجود نہیں ہے بلکہ جذعہ ہے تو اس سے جذعہ لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے کر اس کا نقصان پورا کر دے گا اسی طرح اگر کسی پر حقہ واجب ہو مگر حقہ نہ ہو بلکہ بنت لبون ہو تو وہی لے لیا جائے گا ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہاں سے اس حدیث کو اپنے شیخ موسیٰ سے حسب منشاء ضبط نہی کر سکا یعنی یہ کہ اگر صاحب مال بنت لبون کے ساتھ ساتھ حقہ کے نقصان کی تلافی کے طور پر دو بکریاں یا بیس درہم دے دے (تو وہ بھی لے لے) اور اگر کسی کے پاس اونٹوں کی اتنی تعداد ہو جس پر ایک بنت لبون واجب ہوتی ہے مگر اس کے پاس صرف حقہ ہی ہے تو وہی لے لیا جائے گا ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہاں تک میں اس حدیث کو اچھی طرح ضبط نہ کر سکا اور صدقہ لینے والا صاحب مال کو بیس درہم یا دو بکریاں لوٹائے گا اور جس کے پاس اونٹوں کی تعداد اتنی ہوگئی کہ اس پر بنت لبون واجب ہوتی ہے مگر اس کے پاس صرف بنت مخاض ہے تو بنت مخاض ہی اس سے وصول کر لی جائے گی اور اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لے لی جائیں گی یا بیس درہم۔ اور جس پر بنت مخاض واجب ہے اور اس کے پاس صرف ابن لبون ہی ہے تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور مزید کوئی چیز نہیں دی جائے گی۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے مگر جو اس کا مالک اپنی خوشی سے دینا چاہے (بکریوں کا نصاب) اور اکثر باہر چرنے والی بکریاں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری واجب ہے ایک سو بیس تک اور اس سے زیادہ میں دو بکریاں ہیں دو سو تک اور اس سے زیادہ میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور اس سے زیادہ ہوں تو ایک بکری ہے ہر سینکڑہ میں۔ اور زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہیں لی جائے گی اور نہ بکرا لیا جائے گا الا یہ کہ محصل بکرا ہی لینا چاہے اور نہ جمع کیا جائے متفرق مال اور نہ الگ الگ کیا جائے مشترک مال زکوٰۃ کے خوف سے اور جو نصاب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ برابر کا حصہ لگا کر ایک

دوسرے پر رجوع کر لیں اگر جانور چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے الا یہ کہ مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے الا یہ کہ مالک چاہے تو دیدے۔

عبداللہ بن محمد، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب الصدقہ لکھوائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنے عاملین تک بھی بھیجنے نہ پائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی وفات تک اس پر عمل کیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا اس کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں ہیں پندرہ میں تین بکریاں ہیں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے لے کر پینتیس تک ایک بنت مخاض ہے پھر پینتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ ہے ساٹھ تک پھر ساٹھ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ ہے چھتر تک پھر چھتر سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقے ہوں گے ایک سو بیس تک پھر جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہو گا ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اگر ایک سو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو گی تو دو بکریاں ہوں گی دو سو تک پھر جب دو سو سے اوپر ایک بکری بھی زائد ہو جائے گی تو اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سینکڑہ پر ایک بکری دینا واجب ہو گی اور جو عدد سینکڑہ سے کم ہو گا اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہو گی (نیز اس کتاب میں یہ بھی تھا کہ) الگ الگ نہ کیا جائے مشترک مال کو اور نہ اکٹھا کیا جائے الگ الگ مال کو زکوٰۃ کے خوف سے (یعنی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے مشترک مال کو الگ الگ اور جدا جدا مال کو مشترک نہ دکھایا جائے بلکہ جو واقعہ ہے اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی) اور جو مال دو آدمیوں میں مشترک ہو وہ ایک دوسرے سے لے کر اپنا حصہ برابر کر لیں اور خیال رہے زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری نے کہا کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کے تین حصے کر لیں ایک حصہ میں صرف گھٹیا بکریاں ہوں اور دوسرے حصہ میں عمدہ قسم کی اور تیسرے حصہ میں درمیانہ درجہ کی پس زکوٰۃ وصول کرنے والا درمیانہ درجہ کی بکریوں میں سے لے لے گا اور زہری نے کتاب الصدقہ میں گائے نیل کے نصاب کا ذکر نہیں کیا۔

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید سفیان بن حسین، حضرت سفیان بن حصین سے سابقہ سند و مفہوم کے ساتھ روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ جملہ کا اضافہ ہے کہ اگر بنت مخاض نہ ہو تو بنت لبون لے لے لیکن اس روایت میں زہری والا کلام مذکور نہیں ہے۔

محمد بن علاء، ابن مبارک، یونس بن یزید، ابن شہاب، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ اس کتاب کی نقل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں لکھوائی تھی اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اولاد کے پاس موجود تھی ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے اس کتاب کو سالم بن عبداللہ نے پڑھایا اور اس طرح میں نے اس کو یاد کر لیا اور اس نسخہ کو عمر بن

عبدالعزیز نے عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ عمر کے پاس نقل کروایا تھا پس راوی نے سابقہ حدیث کی مانند حدیث ذکر کی اور کہا کہ جب اونٹ ایک سو اکیس ہو جائیں جب ایک سو تیس ہوں تو دو بنت لبون اور ایک حقہ ہو گا ایک سو انتالیس تک جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینی ہو گی ایک سو انچاس تک جب ایک سو پچاس ہوں تو تین حقے دینا ہوں گے ایک سو انسٹھ تک اور جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو چار بنت لبون دینی ہوں گی ایک سو انتھرتک جب ایک سو ستر ہوں تو تین بنت لبون اور ایک حقہ ہو گا ایک سو اسی تک جب ایک سو اسی ہوں تو دو حقے اور دو بنت لبون دینی ہو گی ایک سو نواے تک اور جب پورے دو سو ہو جائیں تو چار حقے یا پانچ بنت لبون جو بھی موجود ہوں ان میں سے لے لے اور ان بکریوں کا نصاب جو جنگل میں چرائی جاتی ہیں اس طرح ذکر کیا جس طرح سابقہ حدیث یعنی سفیان بن حسین کی حدیث میں مذکور ہے مگر اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے اور نہ ہی بکرا لیا جائے مگر یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اپنی خوشی سے دینا چاہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول (وجوب زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے کا مطلب یہ ہے کہ دو افراد ہوں جن میں سے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں ہوں پس جب زکوٰۃ اصول کرنے والا ان کے پاس آئے تو وہ (متفرق مال) اکٹھا کر لیں تاکہ ان سب پر صرف ایک ہی بکری واجب ہو اور اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے کا مطلب یہ ہے کہ دو شریک ہوں جنہیں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہیں اور ان دونوں پر مشترکہ طور پر تین بکریاں واجب ہوتی ہیں لیکن جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ اپنی اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں اور اس طرح ان میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری لازم آئے گی، حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ تفسیر جو میں نے مندرجہ بالا قول کی سنی ہے۔

عبداللہ بن محمد، زہیر، ابواسحاق، عاصم، حارث، اعور، علی حضرت زہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابواسحاق نے اپنی حدیث میں عن علی کے بعد عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کیا ہے (یعنی) آپ نے فرمایا زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ نکالو یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لیکن جب تک تمہارے پاس دو سو درہم نہ ہو جائیں اس وقت تک تم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے پس جب دو سو درہم پورے ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم زکوٰۃ نکال دو اور جو درہم دو سو سے زائد ہوں ان پر اسی حساب سے (اڑھائی فیصد کے حساب سے) زکوٰۃ نکالو اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری کی زکوٰۃ ہے لیکن اگر (ایک بھی کم ہو یعنی) انتالیس ہوں تو پھر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے پھر ابو اسحاق نے بکریوں کی زکوٰۃ کو اسی طرح بیان کیا جس طرح زہری نے بیان کیا اور گائے بیلوں میں ہر تیس گائے بیلوں پر ایک سال کی ایک گائے زکوٰۃ میں دینی ہو گی اور ہر چالیس گائے بیلوں پر دو سال کی ایک گائے دینی ہو گی اور وہ گائے بیل جو (پانی کی سنچائی یا مال کی دھلائی وغیرہ کا) کام کرتے ہوں ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اونٹوں کی زکوٰۃ کو ابواسحاق نے اسی طرح بیان کیا جس طرح زہری نے بیان کیا ہے یعنی پچیس اونٹوں پر پانچ بکریاں دینی لازم ہو گی اور اگر پچیس سے ایک بھی زائد ہو گا تو پھر ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو گی اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو پھر ایک ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہے پینتیس تک۔ جب پینتیس سے ایک بھی زائد ہو تو ان میں ایک بنت لبون ہے

پینتالیس تک۔ جب پینتالیس سے بھی زیادہ ہوں تو ان میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے لائق ہو ساٹھ تک پھر ابواسحاق نے بیان اسی طرح کیا جس طرح زہری کی حدیث میں ہے یہاں تک کہ اگر نوے سے ایک بھی زیادہ ہو یعنی اکیانوے ہو جائیں تو ان میں جفتی کے لائق دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس پر ایک حقہ دینا ہوگا (اور آپ نے فرمایا) زکوٰۃ واجب ہونے کے ڈر سے نہ تو مجتمع مال کو الگ الگ کیا جائے اور نہ الگ الگ مال کو مجتمع کیا جائے اور زکوٰۃ میں نہ بوڑھا جانور لیا جائے اور نہ عیب اور نقص والا اور نہ نر جانور مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی خوشی اور مرضی سے لینا چاہے اور زمین کی پیداوار میں جن میں آب پاشی بارش سے ہوتی ہو یا نہروں سے کی جاتی ہو زکوٰۃ میں دسواں حصہ لازم ہوگا اور جن زمینوں میں رہٹ وغیرہ سے پانی کھینچ کر آب پاشی کی جائے اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ میں وصول کیا جائے گا، عاصم اور حارث کی حدیث میں ہے کہ ہر سال، زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابواسحاق نے کہا ایک مرتبہ (یعنی ہر سال ایک مرتبہ زکوٰۃ لی جائے گی) اور عاصم کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ہی ابن لبون ہو تو پھر زکوٰۃ میں دس درہم یا دو بکریاں واجب ہونگی۔

سلیمان بن داؤد، ابن وہب، جریر بن حازم، ابواسحاق، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوگی اور فرمایا سونے میں تجھ پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ تیرے پاس بیس دینار نہ ہو جائیں جب بیس دینار ہو جائیں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں آدھا دینار دینا ہوگا پھر جتنے زیادہ ہوں ان پر اس حساب سے (چالیسواں حصہ) دینا ہوگا ابواسحاق نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ پھر اسی حساب سے دینا ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے ابن وہب کہتے ہیں کہ جریر نے حدیث میں عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اضافہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے

عمر بن عون، ابو عوانہ، ابواسحاق عاصم بن ضمیرہ، علی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور لونڈی و غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی پس چاندی کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم پر ایک درہم لیکن خیال رہے ایک سو نوے درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم پورے ہوں گے تب زکوٰۃ واجب ہوگی اور زکوٰۃ میں پانچ درہم دینے ہوں گے ابو داؤد کہتے ہیں کہ ابو عوانہ کی طرح اعمش نے بھی ابواسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے اور اسی طرح شیمان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان نے بواسطہ ابواسحاق بسند حارث بروایت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے اور شعبہ اور سفیان وغیرہ نے بواسطہ ابواسحاق بسند عاصم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تفیلی کی حدیث (جو آگے آرہی ہے) نقل کی ہے ان حضرات نے حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً نقل نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد بہر بن حکیم، محمد بن علاء، ابواسامہ، حضرت بہر بن حکیم بسند والد اپنے دادا (معاویہ ابن جدہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنگل سے چرنے والے چالیس اونٹ ہوں تو ایک بنت لبون دینی ہوگی اور (زکوٰۃ سے بچنے کی غرض سے) اونٹ اپنے مقام سے جدا نہ کئے جائیں جو شخص اجر پانے کے لیے زکوٰۃ ادا کرے گا اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو شخص زکوٰۃ کو روکے گا ہم اس سے زکوٰۃ وصول کریں گے اور بطور سزا اس کا آدھا مال لے لیں گے اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

نفیلی، ابو معاویہ، اعمش، ابووائل، معاذ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (زکوٰۃ کی وصول یابی کے لیے یمن کی طرف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر تیس گائے نیل میں سے ایک سال کی عمر کا نیل یا ایک سال کی عمر والی گائے لینے کا حکم فرمایا اور ہر چالیس گائے نیلوں پر دو سال کی گائے لینے کا حکم فرمایا اور (جزیہ کے طور پر غیر مسلم سے) ہر بالغ مرد سے ایک دینار لینے کا یا اس کے بدلہ میں معاف یعنی یمن کے بنے ہوئے کپڑے لینے کا حکم فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابن شنی، ابو معاویہ، اعمش، (ایک دوسری سند کے ساتھ بھی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اسی طرح مذکور ہے۔

ہارون بن زید بن ابی زرقاء، سفیان، اعمش، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (زکوٰۃ کی وصول یابی کے لیے) یمن کی طرف بھیجا اس کے بعد راوی نے باقی روایت حسب سابق ذکر کی لیکن اس میں نہ تو (دینار کے بدلہ میں) یعنی کپڑے لینے کا ذکر ہے اور نہ ہی اس میں بالغ مرد کا ذکر ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو جریر، یعلیٰ، معمر، شعبہ، ابو عوانہ، اور یحییٰ بن سعید نے روایت اعمش، بطریق ابووائل حضرت مسروق سے روایت کیا ہے یعلیٰ اور معمر نے حضرت معاذ کو بھی ذکر کیا ہے۔

مسدد، ابو عوانہ، ہلال بن خباب، میسرہ، ابو صالح، سوید بن غفلہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خود گیا (یا یہ کہا کہ) جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصدق کے ساتھ گیا اس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ زکوٰۃ میں دودھ والی بکری (یا دودھ پینا بچہ) مت لینا اور نہ اکٹھا کرنا جدا جدا مال کو اور نہ جدا کرنا اکٹھے مال کو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصدق اس وقت آتا تھا جب بکریاں پانی پر جاتی تھیں پس وہ کہتا تھا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور کہتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی کوماء اونٹنی دینی چاہی ہلال راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو صالح سے پوچھا کہ کوماء کیا ہے؟ انہوں نے کہا بڑی کوہان والی اونٹنی، مصدق نے اس کے لینے سے انکار کیا اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ تو میرا بہتر سے بہتر اونٹ لے مصدق نے اس کے باوجود انکار کیا پھر اس شخص نے اس سے کچھ کم درجہ کا اونٹ کھینچا مصدق نے اس کے لینے سے بھی انکار کیا پھر اس نے اس سے کم درجہ کا اونٹ کھینچا مصدق نے اس کو لے کر کہا کہ میں اس کو لے تو رہا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر غصہ نہ ہوں اور فرمائیں کہ تو نے چن



کر ایک شخص کا بہتر اونٹ لے لیا ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ اس کو ہشیم نے ہلال بن خباب سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر اس نے لایفرق نہیں کہا ہے۔

محمد بن صباح، بزاز، شریک، عثمان بن ابی زرعہ، ابولیلیا، سوید بن غفلہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی کتاب میں پڑھا نہ اکٹھا کیا جائے جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جائے اکٹھا مال زکوٰۃ کے خوف سے اس روایت میں دودھ والے جانور کا ذکر نہیں ہے۔

"حسن بن علی، وکیع، زکریا بن اسحاق، عمرو بن ابی سفیان، مسلم بن ثقفہ حسن حضرت مسلم بن ثقفہ یشعری سے روایت ہے (حسن نے کہا ہے کہ روح نے مسلم بن شعبہ ذکر کیا ہے) وہ کہتے ہیں کہ ابن علومہ نے میرے والد کو اپنی قوم کے کاموں پر منتظم بنایا اور ان کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا پس میرے والد نے مجھے ایک جماعت کے پاس بھیجا میں ایک بوڑھے شخص کے پاس پہنچا جس کا نام سعت تھا میں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے آپ سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا ہے وہ شخص بولا برادر زادے تم کس قسم کے جانور لو گے؟ میں نے کہا کہ ہم چن کر اور تھنوں کو دیکھ کر عمدہ قسم کا جانور لیں گے۔ وہ بولا میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بکریاں لیے ہوئے ہیں کسی گھاٹی میں رہتا تھا ایک سو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور بولے ہم آپ سے زکوٰۃ لینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے آئے ہیں میں نے کہا مجھے کیا دینا چاہیے؟ انہوں نے کہا ایک بکری میں نے ایک بکری کا قصد کیا جس کو میں پہچانتا تھا کہ وہ چربی اور دودھ سے بھری ہوئی ہے میں اس کو نکال لایا انہوں نے کہا یہ بکری گا بھن ہے ایسی بکری لینے سے ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے میں نے ان سے پوچھا پھر کیا لو گے انہوں نے کہا کہ ایک سال کی بکری جو دوسرے سال میں لگ چکی ہو یا دو سال کی بکری جو تیسرے سال میں لگ چکی ہو لہذا میں نے ایک ایسی بکری کا ارادہ کیا جو موٹی تھی اور بیاہی نہ تھی مگر بیاہنے والی تھی نکال کر دے دی جس کو انہوں نے لے لیا اور اونٹ پر سوار کر لیا اور چلے گئے ابو داؤد کہتے ہیں کہ اس کو ابو عاصم نے بھی زکریا سے روایت کرتے ہوئے مسلم بن شعبہ کہا ہے جسا کہ روح نے کہا۔

محمد بن یونس، روح، زکریا بن اسحاق، مسلم بن شعبہ، شافع، ابن اسحاق نے سابقہ سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے مسلم بن شعبہ اس میں یہ ہے کہ شافع وہ ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔"

ابو داؤد کہتے ہیں کہ عمرو بن حارث حمصی کہ آل کے پاس حمص میں میں نے عبد اللہ بن سالم کی کتاب میں پڑھا جو زبیدی سے مروی ہے عبد اللہ بن سالم کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن جابر نے بواسطہ جبیر بن نصیر حضرت عبد اللہ بن معاویہ غاضری خبر کر دی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین باتیں ہیں جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا مزہ پائے گا ایک اللہ کی عبادت کرے اور دوسرے **لَا إِلَهَ إِلَّا**

اللہ کا اقرار کرے اور تیسرے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی خوشی ادا کرے اور بوڑھا خارش، بیمار، اور گھٹیا جانور نہ دے بلکہ درمیانہ درجہ کا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے نہ محض عمدہ مال چاہتا ہے اور نہ ہی گھٹیا مال کو پسند کرتا ہے۔

محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابی بکر، یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد، زرارہ عمارہ بن عمرو بن حزم ابو بن کعب حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصدق بنا کر بھیجا میں ایک شخص کے پاس پہنچا جب اس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو اس پر ایک بنت مخاض واجب ہوئی میں نے کہا لا ایک بنت مخاض دے تجھ پر زکوٰۃ میں یہی واجب ہو ہے وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ وہ دودھ دیتی ہے اور نہ اس پر سواری کی جاسکتی ہے اس کے بجائے یہ خوب فریبہ اور جوان اونٹنی لے لو میں نے کہا وہ چیز میں نہیں لوں گا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں ہوا البتہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے قریب ہی میں موجود ہیں ان سے جا کر عرض کر اگر وہ قبول فرمائیں تو میں لے لوں گا ورنہ واپس کر دوں گا اس نے کہا اچھا میں چلتا ہوں اور وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ ساتھ لے کر چلا جب ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ شخص بولا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد زکوٰۃ کی وصولیابی کے لیے میرے پاس آیا بخدا اس سے قبل میرے مال کو نہ تو اللہ کے رسول نے ملاحظہ فرمایا اور نہ ہی ان کے قاصد نے دیکھا تو میں نے اپنے مال کو اکٹھا کیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد بولا تجھ پر ایک بنت مخاض لازم ہے اور حال یہ کہ بنت مخاض نہ دودھ دیتی ہے اور نہ سواری کے لائق ہے اس لئے میں نے اس کو ایک جوان اور فریبہ اونٹنی دینی چاہی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور وہ اونٹنی یہ ہے اب میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قبول فرمائیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے اوپر واجب تو یہی بنت مخاض ہوئی ہے لیکن اگر تو اپنی خوشی سے اس کو دے رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم قبول کر لیں گے وہ شخص بولا تو پھر یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لے لیجئے یہ وہی اونٹنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وہ اونٹنی لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں خیر و برکت کی دعا کی۔

احمد بن حنبل، وکیع، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صفی، ابو معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم اہل کتاب کے ایک گروہ کے پاس پہنچو گے پس تم ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اس کا رسول ہوں اگر وہ یہ دعوت قبول کر لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کر دی جائے گی اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان سے بہتر اموال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔

قتیبہ بن سعید، لیث بن زید بن ابی حبیب، سعد بن سنان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ زکوٰۃ دینے سے منع کرنے والا۔

## مصدق کو راضی کرنے کا بیان

مہدی بن حفص، محمد بن عبید، حماد، ایوب، ولیم نامی ایک شخص نے (بشیر بن خصاصیہ سے) پوچھا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم سے زائد مال وصول کیا کرتے ہیں تو کیا ہم اس قدر مال چھپا لیا کریں؟ انہوں نے کہا نہیں۔

حسن بن علی، یحییٰ، بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، ایوب حضرت ایوب سے سابقہ بسند اور معنی کے ساتھ روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم سے زیادتی کیا کرتے ہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔

عباس بن عبدالعظیم، محمد بن شنی، بشر بن عمر، ابی غضن، صخر بن اسحاق، عبدالرحمن بن جابر بن عتیک، حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسے لوگ تم سے زکوٰۃ وصول کرنے آئیں گے جن کو تم نا پسند کرتے ہو گے پس جب وہ آئیں تو تم ان کو خوش آمدید کہنا اور جو لینا چاہیں وہ دے دینا اگر وہ انصاف سے کام کریں گے تو اس کا اجر پائیں گے اور اگر ظلم کریں گے تو اس کا وبال بھی انہی پر ہو گا ان کو راضی رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ جیسی پوری ہوگی جب وہ خوش ہو جائیں گے اور تمہارے لیے دعائے خیر کریں گے ابو داؤد کہتے ہیں کہ ابو الغضن سے مراد ثابت بن قیس بن غضن ہیں۔

ابو کامل، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، محمد بن اسماعیل، عبدالرحمن بن ہلال، جریر، بن عبداللہ حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ چند اعرابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو راضی رکھو انہوں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو راضی رکھو اگرچہ وہ تم پر ظلم کریں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے اس وقت سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں لوٹا مگر خوش ہو کر۔

## زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کے حق میں دعائے خیر کرے

حفص بن عمر، ابو ولید، شعبہ، عمرو بن شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفی حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رضوان نامی درخت کے نیچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی جب

کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ رحمت نازل فرما ابووفی کی اولاد پر۔

## اونٹوں کی عمروں کا بیان

ابو داؤد، ابو حاتم، ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے ابو ریشی اور حاتم سے سنا ہے اور نضر بن شمیم اور ابو عبید کی کتاب سے حاصل کیا ہے کوئی بات ان میں سے کسی ایک ہی نے کہی ہے ان لوگوں نے کہا کہ اونٹ کا بچہ (جب تک پیٹ میں رہتا ہے) حوار کہلاتا ہے اور جب پیدا ہو چکنا ہے تو اس کو فصیل کہتے ہیں جب دوسرے برس میں لگے تو بنت مخاض، جب تیسرے میں لگے تو بنت لبون، جب تین برس کا ہو جائے تو چوتھے سال تک اس کو حق اور حقد کہتے ہیں کیونکہ اس وقت تک وہ سواری اور جفتی کے لائق ہو جاتے ہیں اور نر اونٹ جوان نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ چھ برس کا ہو جائے اور حقد کو طروقۃ الفحل بھی کہتے ہیں کہ نر اس پر کودتا ہے چار برس پورے ہونے تک جب پانچواں برس لگے تو جذع کہلاتا ہے پانچ برس پورے ہونے تک جب چھٹے برس میں لگے اور سامنے کے دانت گرائے تو ثنی ہے چھ برس پورے ہونے تک، جب ساتواں برس لگے تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہیں گے سات برس پورے ہونے تک، جب آٹھواں برس لگے اور چھٹا دانت نکالے تو وہ سدیس اور سدس ہے آٹھ برس پورے ہونے تک، جب نواں برس لگے تو وہ بازل ہے کیونکہ اس کی کچلیاں نکل آتی ہیں دسواں برس شروع ہونے تک اب اس کا نام مخلف ہے اس کے بعد اس کا کوئی نام نہیں، مگر یوں کہیں گے کہ ایک سال کا بازل، دو سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف تین سال کا مخلف، پانچ سال تک اسی طرح کہیں گے اور خلفہ حاملہ کو کہتے ہیں ابو حاتم نے کہا ہے وہ جزوعہ ایک وقت کا نام ہے کوئی دانت نہیں ہے اور دانتوں کی فصل سہیل تارے کے نکلنے پر بدلتی ہے ابو داؤد کہتے ہیں کہ ریشی نے ہم کو یہ شعر سنائے (جن کا مفہوم یہ ہے) جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جذعہ بن گیا دانتوں میں سے کچھ نہ رہا سوائے ہج کے، ہج وہ بچہ ہے جو بیوقت پیدا ہوا ہو۔

## اموال کی زکوٰۃ کہاں پر لی جائے

قتیبہ بن سعی، ابن ابی عدی، ابن اسحاق، عمرو بن شعیب، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (زکوٰۃ کے معاملہ میں) نہ جلب ہے، اور نہ جنب، بلکہ زکوٰۃ ان کے ٹھکانوں پر ہی لی جائے گی۔

حسن بن علی، یعقوب بن ابراہیم، محمد بن اسحاق، حضرت محمد بن اسحاق سے لاجلب، ولاجنب کی تفسیر اسی طرح منقول ہے کہ جانوروں کی زکوٰۃ انہیں کے ٹھکانوں پر لی جائے اور عامل کے پاس کھینچ کر نہ لائے جائیں، جنب یہ ہے کہ جانوروں کو دور لے جائے ایسا بھی نہ کرے بلکہ اپنے مقام پر زکوٰۃ ادا کرے۔

## زکوٰۃ دینے کے بعد پھر اس کو نہیں خریدنا چاہیے

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا خدا کی راہ میں دے دیا اس کے بعد انہوں نے اس کو بکتا ہوا دیکھا تو اس کو خریدنے کا ارادہ کیا مگر پہلے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت خریدو اپنے صدقہ میں رجوع مت کرو۔

## غلام اور باندیوں کی زکوٰۃ

محمد بن شنی، محمد بن یحییٰ بن فیاض، عبدالوہاب، عبید اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھوڑے، غلام اور باندیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر غلام اور باندی کی طرف سے صدقہ فطر دینا چاہیے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراق بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اپنے گھوڑے یا غلام یا باندی اور کی زکوٰۃ نہیں ہے،

## زراعت کی زکوٰۃ کا بیان

ہارون بن سعید، پیٹم، عبداللہ بن وہب، یونس بن زید، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو زراعت بارش، نہریا چشمہ سے یا خود بخود زمین کی تری پا کر اگے اس میں دسواں حصہ لازم ہوگا اور جس زراعت میں پانی کھینچ کر دیا جائے اس میں بیسواں حصہ لازم ہوگا۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن ابوزبیر، جابر بن عبداللہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس زراعت میں نہر سے پانی پہنچے یا وہ چشمہ سے سیراب ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس زراعت میں پانی کنوئیں وغیرہ سے کھینچ کر دیا جائے اس میں بیسواں حصہ لازم ہوگا۔